فضائل حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی

اوجھل نہ ہو نگاہ سے قاتل خدا کرے
ہر وقت میرے حلق پہ خنجر چلا کرے

قسمت سے دل نشیں ہو جو اُن کی نگاہِ ناز
دل پھر کبھی نہ تیر کا پیکاں جدا کرے

سمجھائے کس طرح دلِ حرماں نصیب کو
ہوتی نہ ہوں جفائیں بھی جس پر وہ کیا کرے

برق اور برقِ حُسن سے چشمک خدا کی شان
سرمہ ہو آپ اگر ابھی یہ حوصلہ کرے

آجائے میرا ذکر جو ان کی زبان پر
سارا زمانہ پھر تو مرا تذکرہ کرے

صورت یہ ہوگئی ہے مریض الم کی اب
دشمن بھی دیکھے ایک نظر تو دعا کرے

آراستگیٔ زلف میں الجھے ہوئے ہیں وہ
غم اپنے مرنے والوں کا ان کی بلا کرے

قدسیؔ غزل سناؤ کہ دل بے قرار ہے
تم کو سکونِ قلب عطا کبریا کرے

آنکھوں سے خون روئے کہ دل سے دعا کرے
بیمارِ عشق جو ہو الٰہی وہ کیا کرے

وہ شوق سے جفا پہ جفا برملا کرے
عاشق کی کیا مجال کہ منہ سے گِلہ کرے

وہ کُشتۂ غم والم اللہ کیا کرے
جس کے گلے پہ روز ہی خنجر چلا کرے

میں ہوں وہ شوخ ادا ہو گلستاں ہو ابر ہو
دل کا شکار مثل بطِ مَے ہوا کرے

آئے ہیں وقت نزع میں جی بھر کے دیکھ لوں
قسمت سے زندگی بھی اگر کچھ وفا کرے

روتا رہوں اگر میں کسی گل کی یاد میں
ابر بہار شرم سے پانی بھرا کرے

رعنائیاں وہ ہیں کہ اگر دیکھے اک نظر
گُل اس بہارِ حُسن کا کلمہ پڑھا کرے

آئینہ اُن کے سامنے وہ آئینہ میں ہوں
دونوں طرف سے چوٹ برابر چلا کرے

وہ ہوں اور اُن کے ساتھ ہوں اُن کی جفائیں بھی
کوئی جفا کرے کوئی شکرِ خدا کرے

سمجھوں گا میں کہ بعد فنا بھی ہے رابطہ
تربت پہ فاتحہ پڑھے وہ یا جفا کرے

گذرے وہ دن کہ مجھ کو بھی تھی آرزوئے عشق
دل ہی نہیں تو خاک کوئی حوصلہ کرے

دو حرف کن کے کس نے کہے اور کیوں کہے
واں بولنا محال کوئی شرح کیا کرے

جو چاہتا ہو رازِ محبت کا انکشاف
جان اپنی عشقِ شاہِ زمن میں فدا کرے

سُلطانِ دیں امامِ مبیں فخرِ مرسلیں — بھٹکے ہوؤں کو ہادی راہِ خدا کرے
سردارِ کائنات۔ مقلب قلوب کا — گردن کشوں کو سالکِ راہِ رضا کرے
ذی اختیار۔ صاحب اعجاز واقتدار — پتھر کو لعل۔ خاک کو سیم وطلا کرے
حیدرؑ کا نورعین پیمبرؐ کے دل کا چین — فخر اس پہ کیوں نہ حضرت ربّ علاکرے
اُس کے شرف کی حد کا خدا ہی کو علم ہے — توصیف جس کی بادشہ انبیاء کرے
کیا اس کے باب میں کوئی چون وچراکرے — جس کو خدا امام کرے پیشوا کرے
اندازہ ہی جسے نہ ہو اس کے وقار کا — اُس کی ثنا اگر وہ کرے بھی تو کیا کرے
وہ بندگی میں کیوں نہ رہے داور اقتدار — اللہ جس کو مالکِ ارض وسما کرے
یہ مظہر صفاتِ کمالیّۂ الٰہ — جو چاہے وہ خدا کی قسم برملا کرے
یہ باعثِ وجودِ جہان وجہانیاں — جو کچھ کرے۔ قبول اُسے ربِ علا کرے
اللہ اس کو بخش دے جو کچھ بھی کم ہے وہ — جس کے لئے خدا سے یہ بندہ دُعا کرے
ہر طرح کا کریم نے بخشا ہے اختیار — چاہے تو عاصیوں کو بھی جنت عطا کرے
ویراں وہ گھر رہے نہ جلے جس میں شمعِ عشق — برباد ہو وہ دل جو نہ اس سے وِلا کرے
پھوٹے وہ آنکھ جس کو نہ ہو اس کا شوقِ دید — گونگی ہو وہ زباں جو نہ اس کی ثنا کرے
اللہ کو گذشتہ وآئندہ کا ہے علم — ناز ایسے بندے پر وہ نہ کیوں کر بھلا کرے
یہ کردگار قدرت ونائب مناب حق — جو کچھ نہ ہو نصیب میں وہ بھی عطا کرے
مختار کارخانۂ قدرت ازل سے ہے — جو چاہے تا ابد یہ ولیِّ خدا کرے
تاج سر شرف ہے وہ سرتاج افتخار — جس کی ثنا رسولؐ کرے کبریا کرے
قدسیؔ مبارک آپ کو مدحت سرائیاں — اللہ سب کو ایسا نصیبہ عطا کرے
مدح امامِ دیں میں وہ مطلع سنایئے — جو اہل دل کا جوشِ محبت سوا کرے
آئینہ شانِ قدرتِ ربّ علا کرے — ظاہر جو اختیار فنا وبقا کرے
کلمہ پڑھے امامِ دو عالم کا اک جہاں — دم بھر کو اپنا قہر اگر رونما کرے
عالم سے بے نیاز کا دل جس پہ آگیا — اُس کا فریفتہ نہ ہو عالم تو کیا کرے
زندہ کئے مسیحؑ نے مُردے زبان سے — ٹھوکر سے یہ حیات خضرؑ کی عطا کرے
واللہ اس کی مدح کا یارا نہیں مجھے — ممدوح کبریا کی ثنا کوئی کیا کرے

موسیٰ ہے نام۔ موسیٰ عمراں کا فخرہ
باتیں خدا سے چاہے تو بے واسطہ کرے

کاظمؑ لقب ہے۔ کنیّت پاک ابوالحسنؑ
حیدرؑ کی طرح کیوں نہ یہ کارِ خدا کرے

جب چاہے دو جہان کی مشکل کشائیاں
مثلِ ابوالحسنؑ علی مرتضیٰؑ کرے

کوئی نہیں ہے اس کے سوا اہل بیت میں
زندانِ غم سے موت ہی جس کو رہا کرے

اس کا شباب وشیب گزر جائے قید میں
ہارون کچھ خیال نہ وا حسرتا کرے

جس کا جہاں میں کوئی مددگار ہی نہ ہو
وہ کس سے حال دل کہے کس سے گلہ کرے

خنجر کا کام زہر دغا سے جو لے شقی
زنداں میں پھر اسیر نہ کیوں کر قضا کرے

بندے ہوں اس کے در پہ آزا رہے غضب
اللہ دو جہاں کا جسے مقتدا کرے

کردے نہ کیوں رجب کو محرّم پھر اس کا داغ
جب نورعین سبطِ پیمبرؑ قضا کرے

اس مبتلائے غم کی مصیبت خدا گواہ
بغداد کی زمین کو بھی کربلا کرے

یہ نور حق ہے جلوہ فگن کاظمینؑ میں
کیوں اس زمیں پہ رشک نہ عرشِ علا کرے

ہو جائے رشک اہل جناں میری آخرت
اس کا جوار لطف میں پاؤں خدا کرے

اے چارہ ساز عالم واے کردگارشاں
تیرا اُمیدوار کہاں جائے کیا کرے

میری طرف بھی جلد خدا را نگاہِ لطف
تا چند ضبط ایک اسیر بلا کرے

تیرے سوا کوئی نہیں قدسیؔ کا دست گیر
پابند غم پہ تو ہی کرے تو عطا کرے

واقف ہے تو کہ کوئی نہیں چارہ سازِ دل
جز تیرے کون درد کی آخر دوا کرے

نعت پاک

جناب سید مہدی رضا ایڈوکیٹ رضاؔ ماہلی

عظمتوں والا محمدؐ سے بڑا کوئی نہیں
انبیا لاکھوں ہیں محبوبِ خدا کوئی نہیں

یوں گئے بیت الشرف سے عالم افلاک تک
بیچ میں دونوں کے جیسے فاصلہ کوئی نہیں

جس پہ خود چل کر حبیب کبریا دکھلا گئے
اُس سے بہتر زندگی کا راستہ کوئی نہیں

کون رکھتا ہے محمدؐ کی مکمل معرفت
اک علیؑ ہیں اک خدا ہے تیسرا کوئی نہیں

نسل آدم کو پڑھایا آدمیت کا سبق
محسنِ انسانیت تجھ سے بڑا کوئی نہیں

اے غریبوں کے مسیحا بے کسوں کے چارہ ساز
تجھ سے بہتر خلق کا حاجت روا کوئی نہیں

آپ کی تبلیغ سے ایمان ہے توحید پر
ورنہ دنیا مل کے کہہ دیتی خدا کوئی نہیں

ڈھال لے اسلام کے سانچے میں اپنی زندگی
ورنہ ان کے تذکرے سے فائدہ کوئی نہیں

پیکر نورِ خدا کو اپنے جیسا کہہ دیا
خر دماغی کی زمانے میں دوا کوئی نہیں

مشکلوں میں پڑھ کے دیکھا ہے رضاؔ نادِ علیؑ
اس سے بہتر حربۂ ردِ بلا کوئی نہیں